

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

اطاری کے وقت بعض لوگ کھانے میں اس قدر مگن بستہ ہیں کہ وہ نماز مغرب کی ادائیگی میں بہت دیر کر دیتے ہیں، اس عمل کی شرعاً کیا حیثیت ہے؟

اجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
وَلِحَمْدٍ لِلّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰہُمَّ اسْلَمْنَا عَلٰی رَسُولِكَ وَأَبْرَكْنَا

سوال میں ذکر کردہ صورت حال انتہائی افسوس ناک ہے کیونکہ جو روزہ انسان کے لیے واجبات ہو ہوئے کا باعث ہو وہ بھوک اور پیاس کے علاوہ کچھ فائدہ نہیں دیتا، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول [1] اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کچھ روزہ داروں کو روزے سے بھوک کے علاوہ اور کچھ نہیں ملتا اور بعض قیام والوں کو قیام سے بیداری کے سوا کچھ نہیں ملتا۔"

اس بنابرہ میں چاہیے کہ افطاری کے وقت نماز بجماعت برقرار کرنے کا اہتمام کریں۔ ہمارے رجحان کے مطابق ستر یہی ہے کہ نماز مغرب سے پہلے روزہ کھلیتے وقت پہل اور مشروبات وغیرہ سے افطاری کر لی جائے پھر جماعت کے ساتھ نماز مغرب ادا کی جائے، اس کے بعد تسلی سے کھانا کھایا جائے، ہاں اگر بھوک سخت لگی ہو جس کی وجہ سے نماز میں خشونت خشونت کے متاثر ہونے کا اندازہ ہو تو نماز مغرب سے پہلے کھانا کھایا جاسکتا ہے لیکن تین باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

نماز مغرب کے وقت کا خیال رکھا جائے، ایسا نہ ہو کہ کھانا کھاتے کھاتے اس کا وقت بھی فوت ہو جائے۔ 1

کھانا وغیرہ میار ہو، اس کے تیار ہونے کے انتظار میں وقت ضائع نہ کیا جائے۔ 2

پھر تیار شدہ کھانا سمنے آجائے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: "جب رات کا کھانا سمنے آجائے تو نماز مغرب سے پہلے کھانا کھا لو اور اس سے فراغت میں جلدی سے کام نہ لو۔" [2]

ان شرائط کی موجودگی میں نماز مغرب سے پہلے کھانا کھایا جاسکتا ہے بصورت دیگر افطاری کے بعد تسلی کے ساتھ نماز مغرب ادا کی جائے اور اس کے بعد آرام و سکون سے کھانا کھایا جائے۔ (والله اعلم)

[1] ابن ماجہ، الصیام: ۱۶۹۰۔

[2] صحیح بن حاری، الاذان: ۶۴۲۔

حضرما عندی و اللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد 4۔ صفحہ نمبر: 227

محمد فتویٰ